

ایک وفادار خدا پر مضبوط ایمان  
 نمبر 3445  
 ایک خطبہ  
 جو بروز جمعرات، 11 فروری 1915 کو شائع ہوا  
 سی۔ ایچ۔ سپرجن کے وسیلہ سے ارشاد ہوا  
 میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن میں

”میں خدا تعالیٰ علی الاعلیٰ کی طرف فریاد کروں گا، اس خدا کی طرف جو میرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“  
 (زبور 2:57)

داؤد غلام کے غار میں تھا۔ اُس نے ساؤل سے، جو اُس کا بے رحم دشمن تھا، فرار ہو کر چٹان کی دراڑوں میں پناہ لی تھی۔ اس زبور کے آغاز میں وہ گویا ہنگامی ناقوس بجاتا ہے — اور اس کی آواز نہایت بلند ہے: ”مجھ پر رحم کر،“ پھر ناقوس کی گھنٹی دوسری طرف پڑتی ہے: ”مجھ پر رحم کر۔“ وہ اپنی فریاد بار بار دہراتا ہے: ”میری جان تجھ پر بھروسہ کرتی ہے؛ بلکہ تیرے پروں کے سایہ میں میں پناہ لوں گا، جب تک یہ مصیبتیں گزر نہ جائیں۔“ یوں وہ اپنے خدا پر ایمان سے خود کو تسلی دیتا ہے۔

ایمان ہمیشہ ایک فعال فضل ہے۔ اس کا ظہور سب سے پہلے دعا میں ہوتا ہے۔ دعا ہر عمل سے پیشتر آتی ہے۔ اُس نے کہا: ”میں خدا تعالیٰ علی الاعلیٰ کی طرف فریاد کروں گا۔“ تم جانتے ہو کہ کس طرح وہ نہایت کرم سے اُس غار میں محفوظ رکھا گیا، جب کہ ساؤل اس کے تعاقب میں قریب ہی تھا۔ اُن پیچیدہ اور پُرپیچ دروں میں وہ اپنے آپ کو چھپا سکا، حالانکہ دشمن اپنے سپاہیوں سمیت ساتھ ساتھ تھا۔

ترجوم میں اس مقام پر ایک روایت مذکور ہے، جو ممکن ہے صحیح ہو یا نہ ہو، کہ ایک مکڑی نے اُس غار کے اُس دہانے پر جالا تانا جہاں داؤد چھپا ہوا تھا۔ یہ حکایت ایک اور بادشاہ کے بارے میں بھی کہی جاتی ہے۔ یہ بعید نہیں کہ داؤد کے حق میں بھی سچ ہو اور اُس دوسرے کے بارے میں بھی۔

اگر ایسا ہوا ہو، تو داؤد اس کلام میں اُن چھوٹے چھوٹے افعال کی طرف توجہ کرتا ہے جنہیں خدا نے اُس کے لیے انجام دیا اور جو انجام میں نہایت بڑے ثابت ہوئے۔ اگر خداوند اپنے بندہ کی جان بچانے کو ایک مکڑی سے جالا بُنوا دے، تو داؤد اپنی ربانی کو مکڑی کی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ اس معجزہ آفرین پہوواہ کی طرف، اور کہتا ہے: ”میں خدا تعالیٰ علی الاعلیٰ کی طرف فریاد کروں گا، اُس خدا کی طرف جو میرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“

کتنا دلربا ہے کہ ایسے پاکیزہ مناجات مقدسین کی زبان سے شدید تنگی کے ایام میں صادر ہوتے ہیں! جس طرح بیمار صدف ہی موتی بناتا ہے، صحت مند نہیں، یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا فرزند مصیبت میں ایسی پاک و درخشاں دعائیں پیدا کرتا ہے جو خوشی و شادمانی میں ہرگز نہیں کر سکتا۔

ہمارا متن تین معنی اپنے اندر رکھتا ہے۔ ان تینوں پر ہم مختصراً تمہاری توجہ مبذول کرائیں گے۔

”اُس خدا کی طرف جو میرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“  
 یعنی الہی تدبیر کا بیان ہے۔ متن میں الفاظ ”سب کچھ“ مترجمین نے اضافہ کئے ہیں۔ اس میں اُن Providence اول، یہ لامتناہی کی خطا نہیں، کیونکہ اصل عبارت ”خدا جو میرے لیے انجام دیتا ہے“ میں یہ وسعت بالقوة موجود ہے کہ اسے یوں پورا کیا جائے، اور اس کا مفہوم برقرار رہے۔

ثانیاً، اس میں اُس کی ناقابل شکست وفاداری پائی جاتی ہے، کیونکہ داؤد کا اشارہ اُن وعدوں کی تکمیل کی طرف ہے جو خدا نے اُسے کئے تھے۔ ہم ابھی اُس میٹھی نوید کے گیت گاتے رہے تھے کہ وہ ”انجام دینے والا خدا ہے۔“ میرا گمان ہے ڈاکٹر واٹس نے یہی فقرہ اس آیت سے ماخوذ کیا۔

ثالثاً، اس میں اُس کامل انجام کی یقینی ضمانت بھی مضمّن ہے۔ اصل عبرانی کا مادہ ”تکمیل“ ہے، اور مفہوم یہ نکلتا ہے کہ خدا وہ ہے جو میرے معاملات کو انجام تک پہنچاتا ہے، بلکہ کامل بناتا اور پوری طرح پورا کرتا ہے۔ جو کچھ اُس کے وعدہ اور عہد میں میری حاجت کو کفایت کرتا ہے، اُسے وہ میری خاطر پورا کرے گا۔

—سب سے پہلے  
I

- حیرت انگیز تدبیر الہی۔

—جس طرح متن پیش ہے، اُس میں ایک خدمت کا ذکر پایا جاتا ہے  
”میں خدا تعالیٰ علی الاعلیٰ کی طرف فریاد کروں گا، اُس خدا کی طرف جو میرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“

سب کچھ“ یعنی یوں کہنا کہ جو کچھ مجھے کرنا ہے، اُس میں میں محض اُس کے دستِ قدرت میں ایک آلہ ہوں— اصل میں وہی ہے جو میرے لیے سب کچھ کرتا ہے۔ مسیحی کو ہرگز یہ حق نہیں کہ کسی ایسے کام میں ہاتھ ڈالے جس کے لیے وہ خدا سے مدد نہ مانگ سکے۔ بلکہ اُسے کوئی ایسا مشغلہ نہ ہو جو وہ اپنے خدا کے سپرد نہ کر سکے۔ اُس کا فرض ہے کہ وہ تدبیر کرے اور دانش سے کام لے، لیکن یہ بھی اُس کا فرض ہے کہ اپنی سب محنت میں خدا کی مدد کو پکارے اور اُس کارساز خدا پر سب بار ڈال دے، جو اپنے بندہ کی خبرگیری کرتا ہے۔

کوئی بھی ایسا کام جس میں وہ الہی معاونت طلب نہ کر سکے اور جس کی فکر کو خدا کے حضور نہ رکھ سکے، اُس کے لیے مناسب نہیں کہ اُس میں مشغول ہو۔ خوب جان لو، اگر میں اپنی ساری زندگی کے بارے میں یہ نہ کہہ سکوں کہ ”خدا میرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے،“ تو کہیں نہ کہیں گناہ ہے، بدی اُس ارادہ میں چھپی ہوئی ہے۔ اگر میں ایسی حالت میں بسر کر رہا ہوں کہ جس میں اپنے منصوبوں کی انجام دہی کے لیے خدا سے دعا نہیں کر سکتا اور اُن کے انجام کی بابت اُس کی تدبیر پر بھروسا نہیں رکھتا، تو جس کام کے لیے میں اُس سے مدد نہیں مانگ سکتا، اُس کو اپنے ہاتھ میں لینے کا بھی مجھے کوئی حق نہیں۔

پس آؤ ہم اپنی روزمرہ زندگی کی ساری روش پر غور کریں اور اس متن کو اُس پر لاگو کریں۔ کیا لازم نہیں کہ ہر صبح ہم خدا کے حضور فریاد کریں کہ وہ ہمیں اُس دن کے کام میں اعانت بخشے؟ اگرچہ ہم وعظ کرنے نہیں جا رہے، اگرچہ ہم عبادت کے مجمع میں چڑھ کر نہیں جا رہے، اگرچہ محض دنیوی کاروبار ہے، تو بھی وہ کاروبار بھی مقدس ہونا چاہیے۔ ہماری عام مصروفیات میں ہمیں خدا کی خدمت کے مواقع ڈھونڈنے چاہئیں—ہم انہی میں بھی اُس کا جلال ظاہر کر سکتے ہیں۔

اور دوسری طرف، ہماری جان کو بڑی گزند پہنچ سکتی ہے اور ہم ایک ہی دن کی روزمرہ روش میں مسیح کے کام کو بڑا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پس لازم ہے کہ ہم دن کا آغاز دعا سے کریں—اور سارے دن اُسی روح میں جاری رہیں—اور جب دن ختم ہو تو جو کچھ ہم نے کیا ہے، اُسی خدا کے سپرد کریں۔ اگر اُس دن میں کوئی کامیابی حاصل ہو اور وہ حقیقی کامیابی ہو، تو وہ بھی خدا کی طرف سے ہے جس نے ہمیں عطا فرمائی۔

اگر خداوند گھر نہ بنائے تو اُس کے بنانے والے عبث محنت کرتے ہیں“—یہ کلام ساری مسیحی زندگی پر منطبق ہوتا ہے۔ صبح سویرے اُٹھنا اور رات گئے تک جاگتے رہنا اور محنت کی روٹی کھانا عبث ہے، کیونکہ وہ اپنے محبوب کو نیند بخشتا ہے۔ اگر کوئی حقیقی برکت ہو—وہ برکت جس کی طلب یعقوب نے کی تھی جب کہا ”کاش تو مجھے فی الحقیقت برکت دے“—تو وہ فقط آسمان کے خدا ہی کی طرف سے آ سکتی ہے، اور کہیں سے نہیں۔

پس اے مسیحی، اپنی عام زندگی کے بارے میں بھی خدا کی طرف فریاد کر، اور برابر کہتا رہ  
”میں خدا تعالیٰ علی الاعلیٰ کی طرف فریاد کروں گا، اُس خدا کی طرف جو میرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“

شاید اسی گھڑی تو کسی چھوٹی سی بات پر پریشان ہے، یا دن بھر کسی ادنیٰ معاملہ میں دلگیر رہا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ ہم اکثر چھوٹی مصیبتوں سے بڑی ایذا اٹھاتے ہیں بجائے بڑی آزمائشوں کے؟ پاؤں میں کانٹا ہماری طبیعت میں جھنجھلاہٹ پیدا کرتا ہے، جب کہ کسی جوڑ کا اکھڑ جانا ہمارا صبر ظاہر کر دیتا ہے۔ اکثر وہ شخص جو ایوب کی سی سکونت سے اپنی دولت کا نقصان برداشت کر لے گا، کسی معمولی خلل پر جربز اور بیقرار ہو جاتا ہے، جو کہ ہنسی پیدا کرنے کے لائق ہے نہ آہ۔

ہم فضول ہی میں بے چین ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ اس سبب سے نہیں کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ خدا ہمارے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے؟ کیا ہم یہ حقیقت نظر انداز نہیں کرتے کہ چھوٹی باتوں میں ہماری کامیابی، ہماری زندگی کی باریکیوں میں ہماری درستگی، اور انہی حقیر معاملات میں ہمارا آرام اُس کی برکت پر موقوف ہے؟ کیا تو نہیں جانتا کہ خداوند مکھی اور مچھر کو بھی مصر پر طاعون، آندھی اور طوفان سے زیادہ آزار دہندہ بنا سکتا ہے؟

چھوٹے امتحان، اگر بے برکت ہوں اور الہی فضل کے بغیر آئیں، تو تجھے سخت کوڑوں میں مبتلا کر سکتے ہیں اور تجھے بہت سے گناہوں میں گرا سکتے ہیں۔ پس انہیں خدا کے سپرد کر۔ اور جو چھوٹی چھوٹی برکتیں تجھے معمولی معلوم ہوتی ہیں، اگر وہ

تجھ سے چھین لی جائیں تو عین ممکن ہے سنگین نتائج پیدا کریں۔ پس اُن چھوٹی برکتوں پر بھی خدا کا شکر ادا کر۔ اُنہیں اُس کے ہاتھ میں رکھ کیونکہ یہوواہ کے لیے چھوٹے میں کام کرنا کچھ بھی مشکل نہیں، کیونکہ بڑا بھی اُس کی نظر میں چھوٹا ہے۔

آخر کار ہمارے چھوٹے اور بڑے معاملات میں زیادہ فرق نہیں، اُس جلیل و قدیر خدا کی لامحدود حکمت میں۔ سب کچھ اُس پر ڈال دے جو تیرے سر کے بالوں کو گنتا ہے اور ایک چڑیا کو بھی اُس کی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گرنے دیتا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے بھی اُس خدا کی طرف فریاد کر، کیونکہ وہی ہے جو ہمارے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔

کیا میں ایسے کسی سے مخاطب ہوں جو اپنی زندگی میں کسی بڑے تغیر کا ارادہ کر رہا ہے؟ اے میرے بھائی، اُس قدم کو خدا کے حضور بہت انتظار اور دعا کے بغیر نہ اٹھا۔ لیکن اگر تُو اس بات پر قائل ہو کہ وہ تغیر اقا کی مرضی کے موافق ہے، تو خوف نہ کر، کیونکہ وہ تیرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔

شاید اسی لمحے تجھے کئی الجھنیں درپیش ہوں۔ تُو فکر سے اپنا دل خستہ کر سکتا ہے، اور اگر تُو ہواؤں کی اڑان سے کھیل کرے اور روشن خواب دیکھے اور تاریک وسوسوں میں دل لگائے تو اپنی جان کو بیوقوف بنا لے گا۔ بہت سے گریبیں ایسی ہیں جنہیں ہم کھولنا چاہتے ہیں، حالانکہ بہتر ہوتا کہ ایمان کی تلوار سے اُنہیں کاٹ دیں۔ ہمیں اپنی مشکلات کو اُسی کے سپرد کر دینا چاہیے جو ابتدا سے انتہا تک سب جانتا ہے۔

اب تک تُو راستی سے رہنمائی پایا ہے — اور اب بھی وہی رہنما تیرے ساتھ ہے۔ اس گھڑی تک، وہ جس نے بادلوں کے ستون کو بھیجا، اُسی نے تجھے بیابان کے پیچیدہ راستوں میں راہنمائی بخشی — پس اب بھی اُسی پر کامل اعتماد سے پیروی کر، اور جان لے کہ سب کچھ بخیر ہے۔ اگر تُو اُس کے قریب رہے تو وہ تیرے لیے سب کچھ انجام دے گا۔ اُس کے کلام سے ہدایت پا اور دعا میں اُس کا انتظار کر، پھر تجھے کچھ اندیشہ نہ رہے گا۔

شاید اسی لمحہ، کسی ہنگامہ خیز الجھن کے ساتھ ساتھ، تُو حقیقی مصیبت اور دلگیری میں بھی گھر گیا ہے۔ کیا بہتر نہ ہو گا کہ تُو خدا تعالیٰ علی الاعلیٰ کی طرف فریاد کرے، جو اب بھی تیری تنگی اور مشکل کے وقت اپنے آپ کو اپنی قوم کے لیے پھر سے کافی ثابت کرے گا؟ وہ ہمیشہ نزدیک ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ اُس نے کبھی یہ فرمایا ہو: ”جب تُو سبز چراگاہوں میں چلے گا تو میں تیرے ساتھ ہوں گا اور جب تیرا راستہ اُس دریا کے کنارے سے گزرے گا جہاں حیات کا پانی بہتا ہے اور سوسن کھلتے ہیں، میں تجھے تقویت دوں گا۔“

مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کرے گا، لیکن مجھے ایسا کوئی وعدہ یاد نہیں۔

لیکن اُس کا یہ معروف وعدہ ضرور ہے:

”جب تُو دریاؤں سے گزرے گا تو میں تیرے ساتھ ہوں گا۔“

اگر وہ کبھی حاضر ہوتا ہے تو آزمائش میں ہی سب سے بڑھ کر حاضر ہوتا ہے — اگر وہ کبھی غیر حاضر ہو سکتا تو یہ اُس گھڑی ہرگز نہ ہوتا جب اُس کے بندوں کو سب سے زیادہ اُس کی مدد درکار ہے۔ پس اُس میں آرام کر۔

لیکن تُو کہتا ہے: ”اس تنگی کے وقت میں تو بہت تھوڑا کر سکتا ہوں۔“ جو کچھ کر سکتا ہے، وہ کر — باقی سب اُس پر چھوڑ دے۔ اگر تُو کسی راہ فرار کو نہیں دیکھتا، تو کیا اس سے لازم آتا ہے کہ کوئی راہ ہے ہی نہیں؟ اگر تُو کوئی مدد نظر نہیں آتی، تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ مدد آ نہیں سکتی؟ تیرا خُداوند اور نجات دہندہ تو ساری آدم کی اولاد میں کسی کو اپنا دوست نہ پاتا تھا، مگر اُس نے فرمایا:

”کیا میں ابھی اپنے باپ سے دعا نہ کروں اور وہ میرے لیے فرشتوں کے بارہ لشکر نہ بھیج دے؟“

اگر تیری مدد کے لیے لازم ہو تو آسمان کی فوجیں جلال کے ملک کو چھوڑ کر تیرے بچاؤ کو آئیں گی — خواہ تُو خدا کی اولاد میں سب سے چھوٹا اور حقیر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ تیرے لیے انجام دے گا — پس تُو اطاعت گزار، پُر اعتماد اور صابر ہو۔ تیری ذمہ داری اطاعت ہے، اُس کی حکم دینا۔ تیرا فرض ہے ادراک کرنا، اُس کا کام ہے انجام دینا۔ وہ تیرے لیے سب کچھ انجام دے گا۔

یقیناً اس جماعت میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی آئندہ زندگی کی بابت فکرمند ہیں اور اس وقت کی پیش بندی کر رہے ہیں جب وہ ضعیف ہوں گے اور اُن کی قوت جاتی رہے گی۔ اپنے مصائب کی پیش بینی کرنا ہمیشہ نادانی ہے۔

”ہر دن کی مصیبت اُسی دن کے لیے کافی ہے۔“

تمام خود اذیتیوں میں یہ سب سے بڑھ کر حماقت ہے کہ آئندہ مصائب کو پیشگی اپنے حال پر مسلط کر لیا جائے۔

تُو کہتا ہے: ”میں اپنی نظر کو آئندہ کی طرف سے ہٹا نہیں سکتا۔“ تو اچھا، نظر ڈال اور جتنا دور تک تیری کمزور نگاہ پہنچتی ہے اُتنا دیکھ، لیکن اپنی بے صبری کی سانس سے دور بین کو دھندلا نہ کر اور یہ گمان نہ کر کہ بادل چھائے ہیں۔ برعکس اس

کے، اپنی آنکھوں کو کسی وعدہ ربانی کی نرم دستمال سے پونچھ اور جب تک دیکھے اُس وقت تک سانس روک رکھ ایمان کی آنکھوں میں لگنے والی دوا استعمال کر۔

تب جو کچھ تُو آئندہ کا منظر دیکھے گا اُس میں یہ بھی دیکھے گا: وہی حاکم ہے اور وہی سب پر غالب ہے۔ وہ سب کچھ کو بھلائی کے لیے کارفرما کرے گا۔ یقیناً وہ تجھے پار لگا دے گا۔  
 ”نیکی اور رحمت میری عمر بھر پیچھا کریں گی اور میں ہمیشہ خداوند کے گھر میں سکونت کروں گا۔“  
 وہی ہے جو تیرے لیے سب کچھ انجام دے گا۔

اے عجب غفلت! تُو اپنی کمزوری دیکھتا ہے، اُن آزمائشوں کو دیکھتا ہے جو تجھے گھیرنے کو ہیں اور اُن مصیبتوں کو جو تجھ پر منڈلا رہی ہیں، اور خوف زدہ ہوتا ہے۔ ان سب سے نظریں ہٹا لے۔ یہ سب تیرا کام نہیں۔ اُسے سونپ دے جو بہتر انتظام کرتا ہے، جو یقیناً تیرے لیے سب سے مہربان اور بہتر کرے گا۔ دلیر ہو اور آرام میں سکون پکڑ۔

یوں ہی زندگی کے خاتمے پر بھی ہوگا:  
 ”وہ میرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“  
 میں اپنی عمر کی حد کو پیش نظر رکھتا ہوں، اس یقینی امر کو کہ مجھے مرنا ہے۔ اگر خداوند میری مدت کے پورا ہونے سے پہلے نہ آ جائے، تو مجھے اپنی آنکھیں بند کرنی ہیں، اپنے پاؤں بسترے میں سمیٹنے ہیں، آخری سانس لینا ہے، اور اپنی روح اُسے سونپنی ہے جس نے اُسے بخشا۔

خوب، ڈر نہ۔ اُس نے مجھے جینے میں مدد دی — وہ مجھے مرنے میں بھی قوت دے گا۔ اُس نے آج تک مجھے میرے سپرد کردہ کام کی انجام دہی میں تھاما — بلکہ یوں کہوں کہ وہی میرے لیے سب کچھ انجام دیتا رہا — اپنی نعمت بخش کر اور اپنی تدبیر میرے ساتھ کر کے۔ کیا میں ڈروں کہ وہ آخری گھڑی مجھے چھوڑ دے گا؟ نہیں، وہ بعض امور انجام نہیں دیتا بلکہ سب کچھ انجام دیتا ہے، اور یہ سب سے اہم امر جس کے خیال سے میں کانپتا ہوں، وہ بھی اس میں شامل ہے۔ نہیں، وہ بھی اُس میں شامل ہے، کیونکہ سب کچھ میرا ہے — موت بھی اور زندگی بھی۔ پس میں اپنی مرنے کی گھڑی بھی اُسی کے سپرد کرتا ہوں:  
 اور اُس سے کبھی بدگمانی نہ رکھ کر کہتا ہوں

”میں خدا تعالیٰ علی الاعلیٰ کی طرف فریاد کروں گا، اُس خدا کی طرف جو میرے لیے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“

اے عزیز بھائیو، میں یہ تاثر تمہارے دلوں میں چھوڑنا چاہتا ہوں کہ زندگی کے عظیم کاروبار میں — جو کچھ بھی وہ ہو — اگرچہ ہم بے کاری میں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہ بیٹھیں، تو بھی خدا اپنی نیک رضا سے ہم میں ارادہ اور عمل کو کارگر کرتا ہے۔ یہ بات ہم صاف طور پر جانتے ہیں کہ اگر کوئی کام راستی سے اور کامیابی سے انجام پائے تو وہ خدا ہی ہے جو اُسے پورا کرتا ہے اور اُسی کو ہم جلال دیتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس امر کو محسوس کرو کہ جس طرح اُس نے ہر تفصیل میں وہ کام انجام دیا، اسی طرح زندگی کے اختتام تک سب کچھ اپنے فضل سے تمہارے ذریعہ خود پورا کرے گا، تاکہ اُس کا جلال اور ستائش ہو، ابدالآباد تک۔

—متن کے بیان میں دوسری سوچ یہ ہے

## II

۔ ناقابل شکست وفاداری۔

”اُس خدا کی طرف جو میرے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“  
 وہ خدا جس نے وعدے فرمائے، اُس نے اُنہیں فقط تصویروں کی مانند نہیں چھوڑ دیا، بلکہ اس لئے فرمائے کہ اُن کو پورا کرے۔ یہی خداوند ہے جو وہ سب کچھ جو اُس نے اپنے فضل کے عہد میں اپنے لوگوں کے لئے ٹھہرایا، اُس کو حقیقت میں انجام دینے والا ہے۔

اُوہ ہم اس بات پر غور کریں کہ یہ ہمارے فدیہ دہندہ کی شفاعت سے کیونکر وابستہ ہے۔  
 ”اُس خدا کی طرف جو میرے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔“  
 فدیہ دہندہ خدا نے اپنی شفاعت سے ہمارے لئے سب کچھ پورا کر دیا ہے۔ ہمارا سارا گناہ دور کر دیا گیا — اُس نے سب کو اپنے اوپر اٹھا لیا — اُس کے ایک ذرہ تک کو باقی نہ چھوڑا۔ وہ راستبازی جو ہمیں اوڑھ رکھی ہے کامل ہے — اُسی نے اُس کو سر سے پاؤں تک بُنا۔ وہ سب کچھ جو خدا کی لامحدود اور اٹل عدالت ہم سے طلب کر سکتی تھی، ہمارے ضامن اور عہد کے سردار نے ہمارے لئے انجام دیا۔

مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مجھے جنگ لڑنی ہے — میری جنگ ختم ہو چکی ہے۔  
مجھے یہ سوچنے کی ضرورت نہیں کہ مجھے اپنے گناہ دھونے ہیں — کیونکہ ایمان لانے والے کی حیثیت سے میرا گناہ معاف ہو چکا ہے۔

سب کچھ میرے لئے انجام دیا گیا ہے۔  
اپنی خدمتِ مسیح میں یہ نہ بھولو کہ مسیح نے تمہارے لئے کیسی خدمت کی۔  
مسیح کے لئے سب کچھ کرو، لیکن تمہارا محرک یہی ہو کہ مسیح نے تمہارے لئے سب کچھ کر دیا۔  
کوئی ایک چھوٹی سی بات بھی باقی نہیں جو مسیح کے کام کو مکمل کرنے کے لئے تمہیں کرنی ہو۔  
وہ بیکل جو اُس نے تعمیر کی، اُس میں کسی ایک پتھر کی بھی ضرورت نہیں کہ تُو اُسے مکمل کرے۔  
وہ تاوان جو اُس نے ادا کیا، اُسے تیرا کوئی سکہ پورا نہیں کرتا۔  
سب کچھ ہو چکا ہے۔

اے جان، اگر مسیح نے تجھے پورے طور پر فدیہ دے کر بچایا ہے تو اُس پر آرام کر اور اُسی کی طرف فریاد کر۔  
اور اگر اس لمحہ تیرا گناہ تجھ پر بغاوت کرے، تو اُڑ کر — اگرچہ تیری روح عدلام کے غار کی مانند بند ہو — اُڑ کر ایمان سے اُس کے پاس جا جو تیرا نمائندہ اور قائم مقام ہو کر تیرے لئے سب کچھ انجام دے چکا ہے۔

اسی طرح، جو کچھ بھی ہم میں بھلا ہوا، وہ سب خدا ہی نے ہمارے لئے انجام دیا ہے۔  
روح القدس نے ہماری جانوں میں بھلائی کا ہر ذرہ پیدا کیا۔  
ایک بھی پھول جو خدا کو پسند ہو، ہماری فطری مٹی میں خودبخود نہیں اگتا۔  
خدا کی طرف پہلا کانپتا ہوا اشتیاق بھی اُس کے روح کی طرف سے آیا۔  
وہ کونیل جو بہت نازک تھی، کبھی نہ اگتی اگر یسوع نے اُس کا بیج نہ بویا ہوتا۔

اگرچہ پہلی شعاعِ سحر محض دھندلا سا نور تھی جو صرف تاریکی کو نمایاں کرتی تھی، پھر بھی وہ راستبازی کے سورج سے آئی — کوئی روشنی ہماری روح کی قدرتی تاریکی سے نہ پھوٹی۔  
ایسا نہ ہو سکتا تھا کہ موت سے زندگی جنم لے، یا تاریکی سے نور پیدا ہو۔  
اسی نے آغاز کیا۔

اسی نے ہمیں اُس وقت رہنمائی بخشی جب ہم کانپتے ہوئے صلیب کے قدموں پر آئے۔  
اسی نے ہمیں تھاما جب ہم ڈگمگاتے قدموں سے اُس کے پیچھے چلے۔

وہ آنکھیں جن سے ہم نے یسوع کو دیکھا اور ایمان لائے، اُس نے کھولی تھیں۔  
مسیح ہم پر ہمارے اپنے فہم سے یا اپنی تعلیم سے ظاہر نہ ہوا، بلکہ خدا کے روح نے خدا کے بیٹے کو ہماری روح میں ظاہر کیا۔

ہم نے نگاہ کی اور روشن ہو گئے۔  
دیکھنا اور روشن ہونا، دونوں اُس کی طرف سے تھے — اُس نے ہمارے لئے سب کچھ انجام دیا۔

جب میں اپنی روحانی زندگی کی طرف پلٹ کر دیکھتا ہوں، اُس گھڑی کو جب میں نجات دہندہ کو ڈھونڈ رہا تھا، تو مجھے یہ عجب لگتا ہے کہ خدا نے سب کچھ میرے لئے کس طرح انجام دیا۔

کیونکہ اگر وہ نہ کرتا تو میں خوب یاد کرتا ہوں وہ وقت جب میں نے اپنی جان کو اس درجہ مایوس کر دیا تھا کہ میں آج اس کے فضل کی عظمت کا بیان کرنے کو زندہ نہ ہوتا۔

شیطان اور گناہ کی سختی سے دبا ہوا، میری روح نے زندگی کی بجائے گلا گھٹتے کو پسند کیا۔  
اگر میں اپنی گناہی کا اور علم رکھتا تو میرا دل ٹوٹ جاتا اور میری جان فنا ہو جاتی۔

لیکن حکمت اور مصلحت اُس کی شریعت کی تعلیم کے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔

اُس نے اُستاد کو اس قدر سخت نہ ہونے دیا کہ میری جان ناقابلِ برداشت ملامت کے نیچے دب جاتی۔

اگر اُس نے مجھے ایمان نہ سکھایا ہوتا تو میں کبھی اُس پر ایمان نہ لاتا۔

اپنے آپ میں امید چھوڑ دینا تو کاری ضرب تھی، اور پھر مسیح میں امید پانا اُس سے بھی زیادہ دشوار معلوم ہوتا تھا۔

مجھے تو یہ آسان سا لگتا تھا کہ جب آدمی اپنے آپ پر یقین رکھتا ہو تو یسوع پر ایمان لانا سہل ہو، لیکن جب ”مایوسی“ اپنے آپ پر لکھ دی جائے، تو آدمی صلیب پر بھی اسی مایوسی کو منتقل کر دیتا ہے، اور ایمان لانا ناممکن سا نظر آتا ہے۔

لیکن روح نے میرے اندر ایمان پیدا کیا، اور میں ایمان لایا۔

یہ صرف میری ہی گواہی نہیں، بلکہ میرے سب بھائیوں اور بہنوں کی بھی ہے — اس شدید تنگی کی گھڑی میں وہ خدا ہی تھا جس نے ہمارے لئے سب کچھ انجام دیا۔  
اور اُس وقت سے لے کر آج تک، اے میرے بھائیو، اگر تم میں کوئی نیکی ہوئی، اگر تم میں کوئی شے پسندیدہ اور نیک شہرت والی پائی گئی، تو کیا اُسے کسی اور کی طرف منسوب کر سکتے ہو؟  
کیا یہ کہنا نہ پڑے گا:  
”میرا سارا پہل اُسی سے نکلا؟“

تُم اُس کے بغیر کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔  
اگر تم نے کچھ ترقی پائی ہے، کچھ بڑھوتری کی ہے، یا تم سمجھتے ہو کہ کی ہے، تو یقین جانو، اگر یہ سب کچھ اُس سے نہ آیا، تو یہ بڑھوتری، ترقی، آگے بڑھنا، سب وہم تھا۔  
ہمارے لئے کوئی دولت نہیں سوائے اُس کی کان سے نکلی ہوئی۔  
ہمارے لئے کوئی قوت نہیں سوائے اُس قادر مطلق کی جو خود عطا کرے۔  
تُو ہی ہے جو میرے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے — یہ ہماری آج کی صدا ہے۔“

اُکیا ہی تسلی بخش بات ہے کہ ہمارا خدا کبھی تبدیل نہیں ہوتا  
جو وہ کل تھا وہ آج ہے۔  
جو ہم آج اُسے پاتے ہیں، اُسے ہمیشہ ویسا ہی پائیں گے۔  
کیا تُو گناہ کے خلاف کشمکش میں ہے؟ اپنی قوت سے نہ لڑ — خدا ہی ہے جو تیرے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔  
گناہ پر جو فتح ملے وہ فقط دکھاوے کی فتح ہے اگر ہم اُس کو بڑھ کے خون اور فضلِ الہی کی قوت سے نہ پائیں۔  
مجھے برگشتہ ہونے کا ڈر ہے، لیکن میں شاید اس سے بھی زیادہ ڈرتا ہوں کہ کہیں میری ظاہری تقدیس میری اپنی قوت سے ترقی پاتی نہ نظر آئے۔  
یہ بڑی بولناک بات ہے کہ کہیں عمر رسیدگی کی سفید لکیریں سر میں ظاہر ہوں، لیکن یہ اُس سے بھی بدتر ہے کہ بال کالی رنگت دکھائی دیں جبکہ انسان اندر سے کمزور ہو۔  
محض اشارہ بدلا ہو، حقیقت نہیں۔

خدا کرے کہ واقعی وہ کچھ ہم میں ہو جو ہم گمان کرتے ہیں — نہ سطحی کام، بلکہ گہری باطنی روحانی زندگی، جو خدا کی طرف سے ہم میں پیدا ہو — بلکہ ہر روحانی بھلائی اُسی سے، جو ہمارے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔  
اور میں کہتا ہوں، جو بھی کشمکش آئے، جو بھی شدید آزمائشیں حملہ آور ہوں، یا جو بھی طوفانی بادل تمہارے سروں پر پھٹ پڑیں، تم ترک نہ کئے جاؤ گے، کجا کہ ہلاک ہو جاؤ۔  
روحانی باتوں میں خدا ہی ہے جو تمہارے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔

پس اُسی میں آرام پکڑ۔  
یہ تیرا کام نہیں کہ اپنی جان کی نجات خود کر۔  
مسیح ہی منجی ہے۔  
اگر وہ تجھے نہ بچا سکے تو تُو ہرگز خود اپنے آپ کو نہ بچا سکے گا۔  
کیوں تُو اپنی امیدیں وہاں باندھتا ہے جہاں کبھی امید نہیں باندھنی چاہیے؟  
یا میں سوال بدلوں؟  
کیوں تُو وہاں خوف کرتا ہے جہاں کبھی امید بھی نہ کی تھی؟  
اس بات سے ڈرنے کی بجائے کہ تُو خود تھام نہ سکے گا، اس بات سے مایوس ہو کہ تُو خود تھام سکتا ہے، اور اُس طرف کبھی نظر نہ کر۔

لیکن اگر حفاظت خدا کی طرف سے ہے تو پھر تیرے لئے کیوں گھبراہٹ؟  
اپنا سارا بھروسا اُسی میں باندھ۔  
اپنی فکروں کا بوجھ اُس پر ڈال جو تیرے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔  
— آخر میں، اس متن کا لفظی اور اخلاقی مفہوم اس پر دلالت کرتا ہے

### III

- عظیم منصوبے کی آخری تکمیل۔

واقعی اس کا مفہوم یہ ہے:  
”میں خدا تعالیٰ حضرت اعلیٰ کی طرف فریاد کروں گا، اُس خدا کی طرف جو میرے حق میں سب باتیں کامل کرتا ہے۔“

داؤد کی زندگی ایک عظیم کام کے بوجھ سے معمور تھی۔ اُس کی تقدیر میں ایک بلند منصب مقدر تھا۔  
جب وہ لڑکپن میں تھا، سموئیل نے اُس پر مسح کیا۔

خداوند نے فرمایا تھا:  
”میں نے یسی کے بیٹوں میں سے اپنے لئے ایک بادشاہ چن لیا ہے۔“  
اور سموئیل نے  
”روغن کا سینگ لے کر اُس کے بھائیوں کے درمیان اُس پر مسح کیا۔“

پس صاف طور پر اُسے اسرائیل پر بادشاہ مقرر کیا گیا۔  
لیکن اُس کی بادشاہی کی راہ عدلام سے ہو کر گزری۔  
اکیسی عجب راہ

اسرائیل اور یہوداہ پر سلطنت کرنے سے پیشتر لازم ہوا کہ وہ باغی، خانہ بدوش اور لٹیروں کا سردار مشہور ہو، اور برسرا  
اقتدار بادشاہ ساؤل اُسے ہر سمت ڈھونڈتا پھرے۔  
وہ اپنے ملک کے دشمنوں یعنی فلسطینیوں کی عدالتوں میں پناہ مانگنے پر مجبور ہوا — کہ اُس کے پاس کوئی زمینی جائے امان  
نہ رہی، نہ سر رکھنے کی جگہ۔  
اکیسی انوکھی راہ تخت تک پہنچنے کی

تاہم داؤد کے بیٹے کو بھی اُسی راہ سے گزرنا پڑا، اور خدا کے سب فرزندوں کو۔  
اُس ولی عہد کے چھوٹے بھائیوں کو بھی اپنی تاج پوشی تک جانے کے لئے بہت کچھ ویسا ہی راستہ لینا پڑے گا۔  
لیکن کیا یہ جری بات نہیں؟

اگرچہ عدلام کی غار کو دیکھ کر یہ راہ صیون کی طرف نہیں معلوم ہوتی، جہاں اُسے تاج پہنا جائے گا، پھر بھی داؤد کو اتنا  
یقین ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہے، وہ ضرور پورا ہو گا، اتنا وثوق ہے کہ سموئیل کا مسح کھیل تماشہ نہ تھا بلکہ اُسے بادشاہ ہونا  
ہی ہے، کہ وہ خدا کی حمد اور برکت کرتا ہے کہ جب وہ اُسے بے گھر آوارہ بنا رہا ہے، تب بھی اُسی میں اُس کی سب باتوں کو  
کامل کر رہا ہے، اور اُسے راہ راست سے تخت پر پہنچا رہا ہے۔

اب کیا میں اس بات پر ایمان لا سکتا ہوں کہ وہ جو یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں اُس کے ساتھ اُس کی جلالت کو دیکھوں گا، وہ جو ہر  
ایماندار کو یہ یقین بخشتا ہے کہ وہ ابدی خوشی میں داخل ہو گا — کیا میں آج رات ایمان رکھ سکتا ہوں کہ وہی میری بابت سب  
کچھ کامل کر رہا ہے — کہ یہ راہ جس پر وہ آج مجھے چلا رہا ہے، جو اتنی تاریک، اتنی خوفناک اور خطروں سے بھری ہوئی  
ہے، پھر بھی جنت کی طرف سب سے مختصر راہ ہے؟  
کہ وہ آج رات میری جان کے معاملات کو کامل کرنے کی سب سے تیز تدبیر استعمال کر رہا ہے؟

اے ایمان! یہاں تیرے کرنے کو کچھ ہے۔  
اور اگر تُو اسے انجام دے، تو خدا کو جلال پہنچے گا۔  
اس کا خلاصہ یہ ہے  
کہ اگر خدا ہماری حفاظت کو اپنے ذمے لیتا ہے، تو وہ اُسے مسیح کے دن کامل کرے گا۔  
یسوع کے ہاتھ میں اُس کے سب لوگ ہیں، اور اُسی ہاتھ میں ہمیشہ رہیں گے۔  
وہ فرماتا ہے:  
”کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔“  
اُن کی حفاظت کامل ہو گی۔

اسی طرح اُن کی تقدیس بھی۔  
خدا کا ہر فرزند مسیح میں اور مسیح کی بدولت مخصوص ہے، اور روح کی کارفرمائی شروع ہو چکی ہے جو گناہ کو مغلوب  
کرے گی اور بدی کی جڑوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی — اور یہ کام کامل ہو گا۔  
بلکہ اس لمحہ بھی کامل ہو رہا ہے۔  
اڑدبا پاؤں تلے روندھا جا رہا ہے۔  
ہمارے اندر عورت کی نسل اُس سانپ کا سر کچل رہی ہے اور اُسے موت تک مغلوب کرے گی۔

وہ ہم میں سب کچھ اپنے لئے کامل کر رہا ہے۔  
اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہمیں جلال تک لے جائے گا۔

اُس جلال کی ضمانت ہم میں رکھی جا چکی ہے۔  
 نئی زندگی وہاں موجود ہے — جنت کے سب اجزا ہمارے اندر ودیعت ہیں۔  
 اب وہ سب کو کامل کرے گا۔  
 وہ کسی بھی بھلی شے کو، جو اُس نے ہم میں بوئی ہے، مرنے نہ دے گا۔  
 یہ زندہ اور غیر فاسد بیج ہے جو ہمیشہ قائم رہے گا۔  
 وہ ہمارے لئے سب کچھ کامل کرے گا۔

ایسی کوئی خوبی نہیں جو مقدسین کو کامل کرتی ہے جو وہ ہمیں نہ بخشے گا۔  
 ہم میں کوئی خوبی ایسی کمیاب نہ رہے گی جو آسمانی دربار کے خدام کے لئے ضروری ہو — کوئی صفت ایسی نہ ہو گی جو ہمیں الہی نسل کا نہ ٹھہرائے، بلکہ سب ہمیں دی جائے گی، بلکہ ہم میں کامل کی جائے گی۔

!کیا ہی عجیب مخلوق ہے ایک مسیحی  
 !کتنا پست؛ کتنا عظیم  
 !کتنا خوار؛ کتنا جلیل  
 !دوزخ کے کتنا نزدیک؛ جنت کے کتنا قریب  
 !کتنا گرا ہوا، پھر بھی اٹھایا ہوا  
 !کچھ کرنے کے لائق نہیں؛ پھر بھی سب کچھ کرتا ہے  
 کچھ نہیں کرتا؛ پھر بھی سب کچھ انجام دیتا ہے — کیونکہ یہی راز ہے کہ اُس آدمی میں اور اُس آدمی کے ساتھ خدا ہے — اور وہی ہمارے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔  
 خدا ہمیں یہ فضل دے کہ ہمیشہ کے لئے اپنی ذات سے نظریں ہٹا کر اُسی پر پورا بھروسہ رکھیں۔

اب کیا یہاں کوئی جان ہے جو نجات چاہتی ہے؟  
 میرا متن تمہیں تسلی کا اشارہ دیتا ہے۔  
 آزما لو — یہ امر سہل ہے — آزما لو۔  
 اُسی کی طرف دیکھو۔  
 وہ تمہارے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔  
 جو کچھ تمہاری جان کی نجات کے لئے درکار ہے، تمہارا آسمانی باپ تمہیں دے گا۔  
 یسوع نجات دہندہ نے گناہگار کی سب ضرورتیں پوری کر دیں۔  
 تمہیں فقط آ کر وہ سب کچھ لینا ہے جو پہلے ہی پورا ہو چکا ہے، اور اُسی پر آرام کرنا ہے۔

تم کہتے ہو:  
 ”میں اپنی نجات خود نہیں کر سکتا۔“  
 تجھے ضرورت بھی نہیں — ایک ہے جو تیرے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے۔

ایک کہتا ہے:  
 ”میں گرنے سے ایسا چور چور ہو گیا ہوں کہ گویا میری ہر ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔“  
 ”میں کسی نیک خیال کے بھی لائق نہیں۔ مجھ میں کچھ بھی بھلا نہیں، نہ کچھ بھلا مجھ سے نکل سکتا ہے۔“  
 اے جان! یہ نہیں کہ تُو کیا کر سکتا ہے، بلکہ یہ کہ خدا کیا کر سکتا ہے — مسیح نے کیا کر دیا ہے — یہی تیری امید کی بنیاد ہونی چاہیے۔  
 اپنے آپ کو اُس خدا حضرت اعلیٰ کے سپرد کر — اُس خدا کے سپرد جو تیرے لئے سب کچھ انجام دیتا ہے — اور تُو یقیناً مبارک ہو گا۔

خدا تمہیں اپنی برکت دے کر رخصت کرے، یسوع کے نام پر۔  
 آمین۔

تفسیر بہ قلم سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
 زبور 34: 1 تا 20

آیت 1

میں ہر وقت خداوند کو مبارک کہوں گا، اُس کی حمد ہمیشہ میری زبان پر رہے گی۔  
 دوسرے جو چاہیں کریں، شکوہ کریں، فریاد کریں، اور آئندہ کے اندیشوں سے دل پر ہیبت طاری رکھیں، لیکن میں تو ہر وقت



خداوند کو مبارک کہوں گا۔ میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ ایسا دیکھتا ہوں جس کے سبب سے اُسے برکت دینی چاہئے۔ میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ ایسی بھلائی پاتا ہوں جو اُس کی حمد سے ظہور میں آتی ہے۔ اس لئے میں اُس کو ہر وقت مبارک کہوں گا۔ اور یہ، زبور نویس فرماتا ہے، میں محض دل میں ہی نہ کروں گا، بلکہ زبان سے بھی کروں گا۔ اُس کی حمد ہمیشہ میری زبان پر رہے گی تاکہ اور لوگ بھی سنیں، اور وہ بھی اُس کی حمد کرنے لگیں۔ کیونکہ شکوہ کرنا متعدی ہے، اور شکرگزاری بھی خدا کا شکر ہو کہ متعدی ہے۔ ایک انسان دوسرے سے سبق لیتا ہے، اور اُس کے منہ سے حمد کا کلمہ لے کر آپ بھی خدا کی تعریف میں مشغول ہو جاتا ہے۔

اُس کی حمد ہمیشہ میری زبان پر رہے گی۔  
کیا مبارک کلمہ ہے! اگر بعض لوگ خدا کی حمد زبان پر لائیں، تو وہ اپنے بھائی بندوں کی عیب جوئی میں اتنی فرصت نہ پائیں۔ اگر ہم اُس آدھی سانس کو جو عبث دوسرے ایمانداروں پر تنقید میں خرچ کرتے ہیں، دُعا اور حمد میں صرف کریں، تو روحانی اعتبار سے کتنے خوش، اور کتنے مالا مال ہوں  
اُس کی حمد ہمیشہ میری زبان پر رہے گی۔

## آیت 2

میری جان خداوند پر فخر کرے گی؛ حلیم سن کر خوش ہوں گے۔  
فخر کرنا عموماً گراں معلوم ہوتا ہے۔ خود فخر کرنے والے بھی دوسروں کا فخر سننے کے روادار نہیں ہوتے۔ لیکن ایک قسم کا فخر ہے جو حلیم دل کو بھی خوشی بخشتا ہے۔ وہ اُسے سن کر شادمان ہوتے ہیں۔  
حلیم سن کر خوش ہوں گے۔  
یہ خدا پر فخر ہے۔ ایک مقدس اثرانا، ایک رفیع نام کو ستائش کے حسین الفاظ سے بلند کرنا۔ یاد رکھو، جب خدا کی خوبیاں بیان کرو، مبالغہ نہ ہو گا۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔

اے عزیزو! تم بھی کوشش کرو کہ خداوند پر فخر کرو۔  
بہت سے کمزور، لرزاں، شک میں گرفتار دل ہیں، جو یہ بھی یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کے لوگ ہیں یا نہیں، اور جب مصیبت کا وقت آئے گا، کیا وہ ربائی پائیں گے یا نہیں۔ لیکن جب تم خدا پر فخر کرتے ہو، تو وہ تسلی پاتے ہیں۔  
حلیم سن کر خوش ہوں گے۔

حلیم کہتا ہے:

جس خدا نے اُس آدمی کی مدد کی، وہ میری بھی مدد کر سکتا ہے۔  
جس نے اُسے گہرے پانیوں سے نکالا اور ساحل تک سلامتی سے پہنچایا، وہ مجھے بھی دریا اور سمندر سے گزار کر نجات دے سکتا ہے۔  
میری جان خداوند پر فخر کرے گی۔  
حلیم سن کر خوش ہوں گے۔

## آیت 3

خداوند کی بڑائی میرے ساتھ کرو، اور مل کر اُس کے نام کو بلند کریں۔  
وہ اکیلا کافی نہیں سمجھتا۔ وہ دوسروں کو بھی دعوت دیتا ہے کہ اُو، میرے ساتھ مل کر اُس کی ستائش کرو۔ پہلے وہ اپنے دل کو اس مقدس فرض کے بوجھ سے معمور کرتا ہے کہ خدا کی تعریف کرے، پھر گرد و پیش سب کو بلاتا ہے کہ اس مقدس کوشش میں اُس کے شریک ہوں۔  
خداوند کی بڑائی میرے ساتھ کرو؛ اُو مل کر اُس کے نام کو بلند کریں۔

## آیت 4

میں نے خداوند کو ڈھونڈا، اُس نے مجھے جواب دیا، اور میری سب دہشتوں سے مجھے چھڑایا۔  
یہ داؤد کی گواہی تھی۔  
یہ میری گواہی بھی ہے۔  
بھائی! کیا یہ تمہاری بھی نہیں؟  
بہن! کیا یہ تمہاری بھی گواہی نہیں؟  
اگر تمہیں یہ مبارک تجربہ ملا ہے، تو اسے ضرور سناؤ۔  
اکثر اُسے سوگوار کے کان میں آہستہ کہہ دو  
میں نے خداوند کو ڈھونڈا، اُس نے مجھے جواب دیا۔  
جب ٹھٹھا کرنے والا کہے: "کوئی خدا نہیں" اور کہے کہ دعا فضول ہے، تو تم اُس سے کہو  
میں نے خداوند کو ڈھونڈا، اُس نے مجھے جواب دیا اور میری سب دہشتوں سے چھڑایا۔

یہ کیسی افسوس کی بات ہے کہ ایسی شیریں، بمت افزا اور نافع گواہی چھپا رکھی جائے۔  
مناسب موقع پر اُسے ضرور ظاہر کرو۔

#### آیت 5

انہوں نے اُس کی طرف نظر کی اور روشن ہو گئے؛ اور اُن کے چہرے شرمندہ نہ ہوئے۔  
وہ کون تھے؟ سب خدا کے لوگ—آسمان کے مقدسین اور زمین کے مقدسین کی جماعت۔  
سب پر یہ کہا جا سکتا ہے:  
انہوں نے اُس کی طرف نظر کی اور روشن ہو گئے۔  
جس طرح ایک نظر میں زندگی ہے، اُسی طرح ایک نظر میں نور ہے۔  
اے تم جو پہلی بار مسیح کی طرف دیکھ کر زندہ ہوئے، اگر آج تم پر اندھیرا ہے، پھر اُس کی طرف دیکھو، اور جلد تمہارے  
گرد روشنی ہو گی۔  
انہوں نے اُس کی طرف نظر کی اور روشن ہو گئے۔

#### آیت 6

یہ مسکین فریاد کرتا رہا اور خداوند نے اُسے سنا اور اُس کی سب مصیبتوں سے اُسے بچا لیا۔  
یہ کون تھا؟  
یہ ایک مسکین آدمی تھا—کوئی خاص بات نہیں، بس ایک غریب—ایک مسکین۔  
اُس نے کیا کیا؟  
اُس نے فریاد کی۔  
یہی اُس کی دعا کا طریقہ تھا—ایک بچے کی طرح چیخنا—دکھ کا قدرتی اظہار۔  
غریب آدمی کو نہ بڑی دعا کرنی آتی تھی، نہ اگر تم اُسے بشارت کی تنخواہ دیتے تو وہ تمہیں وعظ سنا سکتا تھا۔  
لیکن وہ فریاد کر سکتا تھا۔  
تمہیں چیخنے کے لئے کوئی اسکول جانے کی ضرورت نہیں۔  
ہر زندہ بچہ رونا جانتا ہے۔  
یہ مسکین فریاد کرتا رہا۔  
پھر کیا ہوا؟  
خداوند نے اُسے سنا۔  
میرا گمان ہے اور کسی نے نہ سنا، اور اگر سنا بھی، تو ٹھٹھا کیا۔  
لیکن اُسے پروا نہ تھی۔  
خداوند نے اُسے سنا۔  
اور پھر کیا ہوا؟  
اُس کی سب مصیبتوں سے اُسے بچا لیا۔

اے غریب آدمی جو آج مصیبت میں ہے!  
کیا تجھے اُس غریب آدمی کی مثال نہ لینی چاہئے؟  
اگر خدا کے حضور فریاد کر، اپنے بوجھ اُس عظیم ہستی کے حضور لا جس کے کان مسکینوں کی دعا پر لگے رہتے ہیں۔  
اور یقیناً، وہ مسکین بھی زندہ رہا کہ اُسی طرح کی گواہی دے جیسے اس آیت کا مصنف دیتا ہے  
یہ مسکین فریاد کرتا رہا اور خداوند نے اُسے سنا اور اُس کی سب مصیبتوں سے بچایا۔

#### آیت 7

خداوند کا فرشتہ اُن کے گرد خیمہ زن رہتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اور اُن کو چھڑاتا ہے۔  
پھر کیا عجب کہ وہ چھوٹ جاتے ہیں، کہ فرشتے ہمیشہ اُن کے گرد حاضر ہیں۔  
وہ خدا کے لوگوں کے ارد گرد پہرہ دیتے ہیں۔  
دیکھو! وہ دُور نہیں کہ اُڑتے آئیں، بلکہ خدا نے اپنے لوگوں کے ارد گرد فرشتوں کا لشکر خیمہ زن کر دیا ہے۔  
کیا ہم شاہانہ حفاظت میں نہیں ہیں؟  
ہمارا کیا حصہ ہے  
بے شک ہمارے مخالف بہت ہیں، لیکن ہماری طرف جو ہیں، وہ جلالی ہیں، اپنی کثرت اور قوت میں۔  
لیکن اس آیت میں محض فرشتوں کا ذکر نہیں، بلکہ اُس مبارک جلالی عہد کے فرشتہ کا، خداوند کے قاصد کا۔  
وہی ہے جو اپنے لشکر کو اپنے لوگوں کے پاس رکھتا ہے، اور ہر مشکل گھڑی میں اُن کی رہائی کے لئے اپنے خادم روانہ  
کرتا ہے۔

!چکھو اور دیکھو کہ خداوند کیسا نیک ہے؛ مبارک ہے وہ انسان جو اُس پر توکل کرتا ہے۔ یہ تجربہ کی زبان ہے۔ ہم میں سے بعض نے برسوں سے خدا پر بھروسہ کر کے زندگی گزاری ہے، اور بجائے اس کے کہ اس پر اکتاہٹ طاری ہو، ہم اوروں کو بھی یہی دعوت دیتے ہیں۔  
اے لوگو! چکھو اور دیکھو کہ خداوند کیسا نیک ہے۔ اُس کی نیکی کو چکھے بغیر تم اُسے جان نہیں سکتے۔  
لیکن کبھی کوئی ایسی جان نہ تھی جس نے خداوند کی نیکی چکھی ہو اور خوش دلی سے گواہی نہ دی ہو کہ بے شک وہ ایسا ہی ہے۔

!اے لوگو! چکھو اور دیکھو  
اس میں حصہ لو، اس سے عملاً واقفیت حاصل کرو۔  
خود خدا پر بھروسہ کرو، اور تم میں سے کوئی نہ ہوگا جسے خدا پر شکایت کا موقع ملے۔  
تم اپنی آخری گھڑی تک اپنی ذات پر الزام دھر سکو گے، مگر اُس پر کبھی نہ کہہ سکو گے کہ اُس میں تبدیلی ہوئی یا اُس نے بے وفائی کی یا بھلا دیا۔  
!اے لوگو! چکھو اور دیکھو کہ خداوند کیسا نیک ہے، کیونکہ مبارک ہے وہ انسان جو اُس پر توکل کرتا ہے

### 10-9

اے اُس کے مقدسو! خداوند کا خوف کرو، کیونکہ جو اُس سے ڈرتے ہیں اُن کو کسی چیز کی کمی نہیں۔  
جوان شیر بلاشبہ محتاج اور بھوکے ہوتے ہیں، لیکن جو خداوند کے طالب ہیں انہیں کسی نیک چیز کی کمی نہ ہوگی۔  
یہ جوان شیر بہت زور آور ہوتے ہیں۔  
وہ تند مزاج اور لوٹ لینے والے ہیں۔  
وہ چالاک اور گھات میں بیٹھنے والے ہیں۔  
پھر بھی اُن کو کمی ہوتی ہے اور وہ بھوکے رہتے ہیں۔  
اور اس دنیا میں بہت سے آدمی ایسے ہیں جو بدن کی طاقت اور دماغ کی چستی میں بڑے تیز نظر آتے ہیں۔  
وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنا بندوبست خود کر سکتے ہیں، اور بظاہر وہ خوشحال بھی معلوم ہوتے ہیں  
مگر ہم جانتے ہیں کہ جو لوگ سب سے زیادہ خوشحال نظر آتے ہیں، اکثر وہی سب سے زیادہ افسردہ اور بے سکون ہوتے ہیں۔  
وہ جوان شیر کی مانند ہیں، لیکن پھر بھی بھوکے اور محتاج رہتے ہیں۔

لیکن جب کسی انسان کی جان خدا پر زندہ رہتی ہے، تو اگرچہ اُس کے پاس اس جہان کی بہت قلیل متاع ہو، وہ پورے طور پر قناعت مند ہوتا ہے۔

اُس نے حقیقی خوشی کا راز سیکھ لیا ہے۔  
اُسے کسی چیز کی کمی نہیں، کیونکہ جو چیزیں اُس کے پاس نہیں، وہ اُن کی آرزو بھی نہیں رکھتا۔  
اگر وہ اپنی حالت کو اپنی خواہش کے مطابق نہ کر سکے، تو اپنی خواہش کو اپنی حالت کے مطابق کر لیتا ہے۔  
وہ اس پر شکر کرتا ہے کہ راہ میں تھوڑا بہت خرچ کا مال ملتا ہے، کیونکہ اُس کا خزانہ اوپر ہے۔  
وہ چاہتا ہے کہ اُس کی بہترین چیزیں آخر میں ملیں، اور یوں اگر خوراک اور پوشاک میسر ہوں، تو خدا کے لوگوں کے لئے جو آرام باقی ہے اُس کی طرف پیش قدمی میں خوش رہتا ہے۔

جوان شیر محتاج اور بھوکے ہوتے ہیں، لیکن جو خداوند کے طالب ہیں انہیں کسی نیک چیز کی کمی نہ ہوگی۔

### 11

!اؤ اے بچو!

—تم جو زندگی کی ابتداء کر رہے ہو—تم جو جاننا چاہتے ہو کہ حقیقی خوشی کہاں ملتی ہے  
میری سنو، میں تمہیں خداوند کے خوف کی تعلیم دوں گا۔  
یہی وہ علم ہے جس کی تمہیں ہر چیز سے بڑھ کر ضرورت ہے۔

### 13-12

وہ کون آدمی ہے جو زندگی چاہتا ہے اور عمر دراز سے محبت رکھتا ہے کہ بھلائی دیکھے؟  
اپنی زبان کو بدی سے باز رکھ، اور اپنے ہونٹوں کو فریب کی بات کہنے سے۔  
جو اپنی زبان پر قابو پا لیتا ہے وہ اپنے سارے بدن پر قابو پا لیتا ہے۔  
ہائے افسوس! یہ بے لگام عضو کتنی بار ہزارہا گھروں میں امن و خوشی کو برباد کر دیتا ہے۔  
کسی انسان کی طاقت سے زبان کو قابو کرنا ممکن نہیں، لیکن خدا کے فضل سے وہ قابو میں آ جاتی ہے۔  
اور وہ انسان اپنی زندگی کی ابتدا خوشی کی امید کے ساتھ کرتا ہے جس کی زبان کو فضل نے مسخر کر لیا ہو۔

#### 14

بدی سے کنارہ کش ہو اور نیکی کر؛ صلح کی تلاش کر اور اُس کے پیچھے چل۔  
حقیقی خوشی، حقیقی پاکیزگی میں پائی جاتی ہے۔  
بدی سے کنارہ کش ہو یعنی اُس کے پیچھے نہ جا۔  
لیکن یہ کافی نہیں، اُس سے دور چلے جاؤ۔  
اُسے اپنے راستے سے ہٹا دو۔  
بدی سے کنارہ کش ہو۔  
لیکن منفی حالت پر قانع نہ رہو۔  
یہ کافی نہیں کہ کہو "میں بدی نہیں کرتا" بلکہ نیکی کرو۔  
برائی کو باہر رکھنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ دل کو نیکی سے بھر دیا جائے۔  
ہمیں خدا کے کام میں سرگرم رہنا ہے، ورنہ شیطان ہمیں گناہ میں گرا دے گا۔  
بدی سے کنارہ کش ہو اور نیکی کر۔

“صلح کا طالب ہو۔”

دل کا نرم مزاج رکھو۔ ہمیشہ معاف کرنے کو تیار رہو۔  
صلح کا طالب ہو اور اُس کے پیچھے چل۔  
یعنی جب صلح تم سے بھاگے، تو اُس کے پیچھے دوڑو۔ ارادہ باندھ لو کہ تم اُسے ضرور حاصل کرو گے۔  
کچھ لوگ جھگڑوں کے طالب ہوتے ہیں۔ کچھ انتقام کے پیاسے ہوتے ہیں۔  
لیکن تم صلح کا طالب ہو اور اُس کے پیچھے چلو۔

#### 15

خداوند کی آنکھیں صادقوں پر ہیں اور اُس کے کان اُن کی فریاد پر لگے ہیں۔  
خدا سراپا نظر اور سراپا کان ہے، اور اُس کی نظر اور اُس کے کان سب کے سب اُس کے لوگوں کے لیے ہیں۔  
کیا تو دل میں غمگین ہے؟ خدا تیری مصیبت کو دیکھتا ہے۔  
کیا تو اپنی روح کی تلخی میں پوشیدہ ہو رہا ہے؟ خدا تیری فریاد کو سنتا ہے۔  
تو اکیلا نہیں۔ اے تنہا روح، اے شکستہ دل، نہ گھبرا، نہ ناامید ہو۔ خدا تیرے ساتھ ہے۔  
اگر وہ کچھ نہ دیکھے تو بھی تجھے دیکھے گا۔  
خداوند کی آنکھیں صادقوں پر ہیں۔  
—اور اگر وہ دنیا میں کسی اور کی نہ سنے تو تیری ضرور سنے گا  
اُس کے کان اُن کی فریاد پر لگے ہیں۔

#### 16

خداوند کا چہرہ بدکاروں کے خلاف ہے تاکہ اُن کی باد زمین سے مٹا دے۔  
”تو جانتا ہے کہ ہم بعض اوقات کہتے ہیں، ”میں اس بات کے خلاف اپنا چہرہ سخت کر لیتا ہوں۔“  
اب خدا اپنا چہرہ اُن کے خلاف سخت کرتا ہے جو بدی کرتے ہیں۔  
اے میرے دوست! تیرا انجام آ پہنچے گا۔  
تیری خوشی، جو قوس قزح کے رنگوں سے سچی ہوئی بلبلے کی مانند ہے، اگرچہ حماقت پسندوں کی آرزو کا مرکز ہو،  
پر تھوڑی ہی دیر میں وہ پھٹ کر معدوم ہو جائے گی  
اور تیرے نام و نشان کا بھی زمین پر پتہ نہ رہے گا۔

کتنی ہی کتابیں خدا کے خلاف لکھی گئیں،  
جن کی آج ایک نقل بھی نہ ملے گی سوائے کسی میوزیم کے۔  
—کتنے ہی لوگ زندہ رہے جو ٹھٹھا کرنے والے تھے—اور بے ایمانوں کی مجلس میں بڑے نامور  
!لیکن آج وہ سب بھلا دیے گئے ہیں  
لیکن مسیحی کلیسیا اُن سادہ دل مردوں اور عورتوں کے ناموں کو جو مسیح کے دوست تھے خزانہ کی مانند سنبھالتی ہے  
اور صدیوں کے بعد بھی اُن کی یاد تازہ رہتی ہے۔

#### 17

صادق فریاد کرتے ہیں اور خداوند اُن کو سنتا ہے اور اُن کی سب مصیبتوں سے رہائی بخشتا ہے۔  
یہی ہماری زندگی کا حال ہے، اگر تم جاننا چاہتے ہو۔  
خدا ہمیں صادق بناتا ہے اور پھر ہم فریاد کرتے ہیں۔

ہم اکثر اُس کی حمد کرتے ہیں۔  
 ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا منہ اُس سے بھرا رہے۔  
 لیکن ہم روتے بھی ہیں۔  
 اور جب کبھی ہم فریاد کرتے ہیں، خدا سنتا ہے، اور ہماری مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔

### 18

خداوند شکستہ دلوں کے نزدیک ہے اور پشیمان روحوں کو بچاتا ہے۔  
 کیا تو آج رات یہاں ہے، اے گریہ کننا مریم؟  
 کیا تو یہاں ہے، اے شکستہ دل گناہگار؟  
 کیا تو یہاں ہے؟ کیا تو خداوند کو ڈھونڈ رہا ہے؟  
 اب اور مت ڈھونڈ۔  
 تو نے اُسے پا لیا ہے۔  
 اس کلام کو پڑھ  
 خداوند شکستہ دلوں کے نزدیک ہے۔  
 وہ اب تیرے پاس ہے۔  
 اُس سے بات کر۔  
 اُس سے فریاد کر۔  
 اُس پر بھروسہ کر۔  
 تو اسی رات رہائی پائے گا۔

### 19

صادق کی مصیبتیں بہت ہیں  
 ،اگر تو اُن میں سے بعض کو سنے تو جلد جان لے کہ یہ بات سچ ہے  
 کیونکہ میں کچھ صادقوں کو جانتا ہوں جو شاید ہی کبھی کسی اور بات کی گفتگو کرتے ہوں۔  
 ”اُہ! کاروبار کی برائی“  
 وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ اُن کا نقصان ہوتا رہا ہے—جب سے میں اُنہیں جانتا ہوں۔  
 ،جب شروع کیا تھا تب کچھ نہ تھا  
 —اور ہر سال نقصان ہی نقصان  
 اور میرا یقین ہے کہ اُن کا یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔  
 اور ہمیشہ اُنہیں جسمانی تکالیف بھی رہتی ہیں۔  
 موسم ہمیشہ خراب ہے۔  
 دوست ہمیشہ ناقدری کرتے ہیں۔  
 اور کلیسیا جس سے وہ وابستہ ہیں اُن کے معیار کے مطابق نہیں۔  
 الغرض اُن کے گرد کوئی چیز ٹھیک نہیں۔  
 !صادق کی مصیبتیں بہت ہیں

اب اے عزیزو، چونکہ یہ بات خدا کے کلام میں لکھی ہے  
 ،اور ہم میں سے اکثر اس مضمون سے خوب واقف ہیں  
 تو میرا خیال ہے ہمیں روزانہ اس پر زور دینے کی ضرورت نہیں۔  
 کیا ہم اس آیت کے اگلے حصے کی طرف نہ بڑھیں؟

—but—but—صادق کی مصیبتیں بہت ہیں، لیکن

### 19

لیکن خداوند اُسے اُن سب سے رہائی بخشتا ہے۔  
 نہ کہ اُن میں سے کچھ سے، بلکہ اُن سب سے، خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔

### 20

وہ اُس کی سب ہڈیوں کی حفاظت کرتا ہے، اُن میں سے ایک بھی نہیں ٹوٹتی۔  
 اُسے کوئی حقیقی ضرر نہیں پہنچتا۔

اُسے گوشت پر ضربیں اور چوٹیں ضرور لگتی ہیں  
لیکن اُس کی ہڈیاں سلامت رہتی ہیں۔  
یعنی اُس کی اصلی فطرت کی بقا اور حفاظت خدا کرتا ہے۔